رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ ‏ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار ‏ مہینے میں دوبار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر ‏ چندہ

قاضی محمد ظہور الدین اکمل ※ دو روپے آٹھ آنے

جلد | ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء | ۴ رمضان المبارک ۱۳۴۷ھ | نمبر

KHILAFAT LIBRARY

نظم

جدھر دیکھو مسلمانوں کی ہی ادبار ہستی ہے ‏ بلندی پہ ہیں قومیں اور یہ مائل بہ پستی ہے

نہیں احساس شدھی کے تھپیڑوں کا انہیں ہرگز ‏ بلا سے انکی گر خلقِ خدا ظلمت میں پھنستی ہے

مسلمانوں! ذرا چشمِ بصیرت کھول کر دیکھو ‏ کہ جو کچھ کر رہے ہو تم یہی کیا فرضِ ہستی ہے

نہیں اُلفت تمہارے دل میں کچھ اپنے پیمبرؐ کی ‏ وگرنہ آریوں کی بھی کوئی ہستی میں ہستی ہے

خدارا ہوش میں آؤ بچاؤ اپنی جانوں کو ‏ کہ غافل جان کر تم کو یہ ناگن آکے ڈستی ہے

مسیحؑ وقت کے شیدائیو! بس ایک تم ہی ہو ‏ کہ جن کی کوششوں سے جنسِ ایماں آج سستی ہے

شہ غزنیؒ نے قبضے میں لئے ہندی صنم خانے ‏ جہانِ قلب پر غلبہ تمہارا فرضِ ہستی ہے

نہیں ہے وقت خاموشی! مدد دو تم بھی اے بہنو! ‏ مسلمانوں پہ اب خلقِ خدا آوازے کستی ہے

شمیمِ زار کے حق میں دُعا فرما مرے آقا

کہ اب تیری قدمبوسی کو رُوح اسکی ترستی ہے

[illegible]

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ رمضان المبارک کی آمد پر

KHILAFAT LIBRARY

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعًا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادّی فریضۃ فیما سواہ ومن ادّی فریضۃ فیہ کان کمن ادّی سبعین فریضۃ فیما سواہ فھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المومن من فطر فیہ صائمًا کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائمًا علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائمًا سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر لہ واعتقہ من النار ۔

(مشکوٰۃ)

سلمان فارسی سے روایت ہے۔ کہ ماہ شعبان کے آخری دن رسول کریم صلعم نے خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ افگن ہوا ہے۔ یہ مہینہ بہت مبارک مہینہ ہے۔ اسمیں ایک رات ہزار مہینہ کی راتوں سے اچھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں روزہ دن کو فرض قرار دیا ہے۔ اور رات کے قیام کو نفل۔ جو کوئی اس مہینہ میں نفلی بندگی کریگا وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے کسی دوسرے مہینہ میں فرض ادا کیا ہے۔ اور جو کوئی اس میں فرض ادا کرے۔ وہ ایسا ہے گویا اس نے ستر فریضے ادا کیے۔ یہ ماہ رمضان کا مہینہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا ثواب جنّت ہے۔ یہ باہمی ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اور ایسا مہینہ ہے جسمیں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے۔ جو اسمیں کسی روزہ دار کا روزہ کھلواتا ہے اسکے گناہوں کی بخشش کا موجب ہوگا۔ اور آگ سے اسکی گردن خلاص ہوگی۔ اور اسکے لئے بھی اتنا ہی اجر ہوگا جتنا روزہ دار کو دیا جائیگا۔ بغیر اسکے کہ اسکے اجر سے کچھ کم کیا جاوے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ ہم میں سے ہر ایک کے پاس تو اتنا سامان نہیں ہے۔ کہ کسی روزہ دار کی افطاری کرا سکیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو روزہ دار کو تھوڑا سا دودھ پانی پلا دے یا کھجور کھلا دے یا پانی ہی پلا دے اُسکو بھی اللہ تعالیٰ اتنا ہی ثواب دیگا۔ جو کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائیگا۔ اللہ تعالیٰ اُسکو میرے حوض کوثر سے کچھ پلائیگا کہ جنّت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اسکی ابتدا رحمت ہے۔ اور اسکا درمیانی حصّہ موجب بخشش ہے۔ اور اسکا آخر آگ سے رہائی کا موجب ہے۔ جو کوئی اس مہینہ میں اپنے کاروبار کے کام میں تخفیف کرے۔ خدا تعالیٰ اسکو بخش دیگا۔ اور عذاب [illegible] سے نجات دیگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء

KHILAFAT LIBRARY

حفظانِ صحت

چیچک کا ٹیکہ

بہنوں کو معلوم ہوگا۔ کہ ٹیکہ سے قبل بہت سے لوگ چیچک کا شکار ہوا کرتے تھے۔ ہزاروں لاکھوں انسان اس خطرناک مرض سے ہلاک ہوئے اگر کوئی بچ بھی جاتا تو بدصورت اور بیکار ہوجاتا تھا۔ چیچک سے بچنے کی یقینی اور ایک ہی صورت ٹیکہ ہے۔ جب سے ٹیکہ ایجاد ہوا۔ بہت سے ملکوں میں اس متعدی مرض کا نام ونشان مٹ گیا ہے۔ اگر کسی ملک میں یہ وبا پھیل بھی جائے تو ہزاروں لاکھوں انسانوں میں صرف چند لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ مثلاً امریکہ میں جب کا ٹیکہ ایجاد ہوا ہے ایک لاکھ آبادی میں صرف ستائیس آدمی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ یونان میں اس سے قدرے زیادہ یعنی ۳۲ آدمی اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اسی طرح روس میں ۴۲ آدمی اور سوٹزرلینڈ میں ۵۵ آدمی اس مرض میں گرفتار ہوتے ہیں۔ گویا آبادی کے لحاظ سے یہ تعداد کچھ حقیقت نہیں رکھتی ؛

ابتدائی تحقیق مدت سے یہ بات معلوم تھی۔ کہ گوالوں کو چیچک نہیں ہوا کرتی تھی جب اس کے متعلق تحقیقات کی گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ گائے کے تھنوں پر خفیف چیچک کے چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے جب گوالے گائے کے تھنوں سے دودھ دوہتے ہیں تو اسی وقت ان کے ہاتھ پر اگر کوئی معمولی سا بھی زخم ہوا کرتا تھا۔ تو گائے کے تھنوں کی خفیف چیچک کا زہر اندر داخل ہوجایا کرتا تھا۔ گویا اس طرح ٹیکہ کا تریاق ان کے اندر پہنچ جاتا جسکی وجہ سے چیچک کی خطرناک مرض سے محفوظ ہوجایا کرتے تھے؛

ڈاکٹر جینر جو اس ٹیکہ کے موجد ہیں۔ اس نے اس طرح تجربہ کیا۔ کہ کسی شخص کے بازو پر تھوڑا سا زخم کرکے پھر گائے کے تھنوں کی خفیف چیچک کا زہر نکال کر اسی حصہ زخم پر لگایا۔ اس شخص کو بھی چیچک نہ نکلی۔ پھر ٹیکہ ایجاد ہوا۔ بہت کم لوگوں نے اس سے تعاون کیا۔ اس کی سخت مخالفت ہوئی۔ لیکن اب اسکے فوائد اور نتائج برآمد ہونے پر دنیا اس کامیاب ایجاد کو مان رہی ہے اس فن کے ماہرین کی یہ پیشگوئی ہے کہ چیچک کا ذکر تاریخوں میں باقی رہیگا۔ مگر اس صورت میں جب سب لوگ اس ٹیکہ سے تعاون کرنا شروع کردینگے۔ نہ صرف اس کے فوائد سے اتفاق ہو بلکہ ٹیکہ کے بعد پوری احتیاط سے کام لیا جائے تو اس طرح اس متعدی مرض کا نام ونشان مٹ جائے اور حقیقتاً ایسا ہی معلوم ہوکہ واللہ اعلم کسی زمانہ میں یہ مہلک مرض ہوا کرتی تھی واقع میں یہ بات ٹھیک ہے اس لئے ہم سب بہنوں کو اسپر عملدرآمد کرنا چاہیئے خصوصاً گاؤں کی بعض مستورات بوجہ ڈر کے بچوں کو ٹیکہ لگوانے سے اجتناب کرتی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے انکو سمجھائیں اور اسکے فوائد بتائیں ؛

ٹیکہ کا عمل ٹیکہ کی لاگ گائے کے بچھڑے کے جسم سے حاصل کی جاتی ہے گلیسرین ڈالکر اس لاگ کو تیار کر لیتے ہیں ؛

دانوں کی حالت بچوں کو جو پہلا ٹیکہ لگایا جاتا ہے اس کو پرائمری ٹیکہ کہتے ہیں جس دن ٹیکہ لگایا جائے تین دن تک اس کا زہر اندر رہتا ہے جس کو زمانہ اخفا کہتے ہیں ؛

عموماً ۳ دن کے بعد دانہ نمودار ہوتا ہے جس کے ساتھ ہی قدرے سُرخی معلوم ہوتی ہے جب آہستہ آہستہ دانہ کی سُرخ رنگت بڑھتی جاتی ہے تو اس وقت دانہ کی شکل گول اور چپٹی اور چمکدار معلوم ہوتی ہے یہ حالت قریباً ۳ دن تک رہتی ہے ؛

۲۔ آبلہ۔ تین دن کے بعد یہ دانہ آبلہ بن جاتا ہے۔ دانہ کی شکل بھی شفاف موتی کی طرح ہو جاتی ہے اندر نمدیا پانی ہوتا ہے اردگرد سُرخ حلقہ بن جاتا ہے گویا سُرخ جلد پر سفید آبلہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گلاب کی پتّی پر موتی ہے پھر ساتویں دن آبلہ درمیان سے دب جاتا ہے ؛

۳۔ پیپ پڑنا۔ نویں دن آبلہ میں پیپ پڑ جاتی ہے پھر سُرخ حلقہ زیادہ بڑھ جاتا ہے درد ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی بغل کے غدود بھی پھول جاتے ہیں۔ ۱۲ دن کے بعد یہ آبلہ پک جاتا ہے بعد میں آہستہ آہستہ سوکھ کر سیاہ چھلکا بنجاتا ہے بیس ۲۰ دن کے بعد یہ گر جاتا ہے چھلکے کے نیچے پہلے جلد سُرخ ہوتی ہے اور پھر سفید بعد میں کچھ دن گذرنے پر گڑھا بنجاتا ہے پھر یہ گڑھا نہ صرف دیر تک رہتا ہے بلکہ ساری عمر کے لئے نشان رہتا ہے۔ اس لئے ٹیکہ کے بعد اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ آیا ہمارا ٹیکہ ان حالتوں سے گذرا ہے یا نہیں۔ اگر دانہ کی یہ حالتیں اور شکلیں تبدیل نہ ہوں۔ تو پھر اس ٹیکہ کو ناکام سمجھنا چاہیئے ہم سب بہنوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ٹیکہ کے چھلکے کو ہاتھ سے اُتار کر نہیں پھینکنا چاہیئے۔ یہ چھلکا بھی ہمیں قدرتی پٹی کا کام دیتا ہے۔ ؛

عام علامات ٹیکہ کے بعد اکثر بچوں کو سر درد کی شکایت اور بھوک کم محسوس ہوتی ہے بعض کو حرارت ہو جاتی ہے جو ۹۹۔۔۔۱۰۰ سے زیادہ نہیں ہوتی ؛

ٹیکہ کا طریق عموماً ٹیکہ بائیں بازو پر لگایا جاتا ہے۔ تین دانے کافی ہوتے ہیں۔ مگر اس بات کا بہت خیال رکھنا چاہیئے کہ دانے قریب قریب نہ ہوں۔ کیونکہ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ بوجہ زہر اندر زیادہ ہونے کے بہت بڑھ جاتے ہیں۔ پھر یہی نزدیک دانے آپس میں مل کر ایک بہت بڑے زخم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے زخم زیادہ گہرا نہیں ہونا چاہیئے۔ معمولی خون کا قطرہ نکل آئے تو کافی ہوتا ہے ہمارے ملک میں ہمیشہ بازوؤں پر ٹیکہ لگایا جاتا ہے لیکن ولایت میں لڑکیاں ٹانگ پر لگواتی ہیں۔ کیونکہ وہ عموماً اپنے بازوؤں کو ننگا رکھتی ہیں۔ اگر وہ اس طرح بازوؤں پر ٹیکہ لگوالیں تو ان کی خوبصورتی میں فرق آجاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ ٹانگ پر ٹیکہ لگوانا خطرہ سے خالی نہیں۔ کیونکہ اس طرح چلنے پھرنے اور گرد و غبار پڑ جانے کی وجہ سے

ٹیکہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسلئے ٹانگ پر ٹیکہ نہیں لگوانا چاہیئے۔ ٹیکہ لگانے والے کے ہاتھ صاف ہوں۔ ٹیکہ لگانے سے پہلے بازو کو صابن سے صاف کرنا کافی ہے ٹینکچر آیوڈین نہیں لگانی چاہیئے جب ٹیکہ کی لاگ خشک ہو جائے تو آستین کو گرا دیں۔ پٹی وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف باریک ململ کے ۸ یا ۱۰ ٹکڑے مربع شکل کے آستین کے اندر دانوں کے بالمقابل ٹانک لیں۔ اس طرح رگڑ اور گرد وغبار سے دانے محفوظ رہتے ہیں اور دانہ کے اندر سے جو غلاظت نکلیگی۔ ململ کی گدیاں اس کو جذب کر لینگی۔ جو ٹکڑا غلاظت آلودہ ہو جائے اسکو نکال کر نیا ٹکڑا لگائیں۔ ٹیکہ لگانے کے بعد بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ گاؤں کی رہنے والی اکثر مستورات بالکل حفاظت اور احتیاط سے کام نہیں لیتیں۔ ٹیکہ کے بعد اپنا علاج شروع کر دیتی ہیں مثلاً زخم کو چوسنا یا گوبر یا راکھ وغیرہ باندھ دیتی ہیں۔ اس قسم کے علاج سے اکثر دفعہ دانے خراب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہم سب احمدی بہنوں کا فرض ہے کہ جہاں اللہ تعالےٰ نے ہم کو روحانی نور عطا فرمایا وہاں جسمانی نور سے بھی انکو حصہ دیں ×

KHILAFAT LIBRARY

ٹیکہ کی عمر سب سے مفید اور اچھا وقت بچپن کا زمانہ ہوتا ہے یہی کوشش ہو کہ ۶ ماہ کے اندر بچہ کو ٹیکہ لگوا لیا جائے۔ اگر بچہ کی صحت جسمانی لحاظ سے اچھی ہو۔ تو تین ماہ تک لگوا لینا چاہیئے لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ دانت نکلنے یا دودھ چھڑانے کا وقت نہ ہو۔ گرمی کا موسم بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ دوسرا ٹیکہ پھر چھ سال کے بعد لگوانا چاہیئے۔ گویا بچہ کو سکول بھیجنے سے قبل ایک اور ٹیکہ لگوا لینا ضروری ہے پھر اس کے بعد ہر دس سال کے بعد ٹیکہ لگوایا جائے۔ اگر شہر میں وبا پھیلی ہوئی ہو تو پھر فوراً ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے اگر دو دفعہ اچھا اور کامیاب ٹیکہ لگ جائے۔ تو عمر بھر کے لئے کافی ہوتا ہے۔ جن کو چیچک نکل چکی ہو انکو لگوانے کی ضرورت نہیں +

احتیاط ٹیکہ کے بعد دانوں کو خشک اور صاف رکھنا چاہیئے۔ غسل کے وقت بازو کو پانی لگنے سے بچانا چاہیئے ٹیکہ والے بازو کو ہرگز استعمال میں نہ لائیں۔ کوئی پٹی وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پٹی سے دانوں کی جگہ نرم اور گرم ہو کر پھٹ جاتی ہے۔ جس سے ٹیکہ کے دانے خراب ہو جاتے ہیں صرف صاف باریک ململ کے ۲ مربع انچ کے ۸ یا ۱۰ ٹکڑے آستین کے اندر دانوں کے بالمقابل باندھ دیں۔ دو دن کے بعد دانوں کی حالت دیکھنی چاہیئے اسی طرح پھر سات دن اور گیارہ دن کے بعد معائنہ کرنا چاہیئے۔

قوت دافعت ۱۲ دن کے بعد ٹیکہ کا تریاق پیدا ہوتا ہے اسلئے بارہ دن کے اندر چیچک والے گھر بچے کو ہرگز نہیں لیجانا چاہیئے ٹیکہ لگوانے کے بعد ۷ سال تک حفاظت کا مادہ کافی رہتا ہے آٹھ سال کے بعد معمولی اور دس سال کے بعد بالکل مفقود ہو جاتا ہے، اسلئے ہر دس سال کے بعد ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے کیونکہ آہستہ آہستہ یہ مادہ کم ہوتا جاتا ہے۔ جن کو ایک دفعہ کامیاب ٹیکہ لگ جائے۔ انکو دوسری دفعہ لگوانے سے دانے نہیں ابھرتے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ ابھی حفاظت کا مادہ کافی تھا۔ بشرطیکہ ٹیکہ کی لاگ اس کو تازہ لگائی گئی ہو۔

دعا اللہ تعالیٰ ہم سب بہنوں کو ان باتوں کے سمجھنے

اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز عاجزہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اچھی طرح سمجھنے اور زیادہ واضح لکھنے کی توفیق دے۔ کیونکہ حفظانِ صحت کے متعلق جو باتیں سیکھتی یا لیکچر کی صورت میں سُنتی ہوں بعد میں اُن نوٹوں کی مدد سے مجھ کو مضمون تیار کرنا پڑتا ہے اس لئے اگر غلطی ہُوا کرے تو معاف فرمائیں ؎

خاکسارہ مریم بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خاں صاحب
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ مشرقی افریقہ کاکامری۔

سہیلی کی یاد

خزاں کے سورج کی آخری کرنیں برہنہ درختوں اور بلند عمارتوں کو سنہری رنگ میں رنگ رہی ہیں۔ نیلگوں آسمان پر پریشان بادل ماہی گیروں کی کشتیوں کی طرح تیر رہے ہیں۔ دُور مشرق کی طرف سے بانسری کی ہلکی دلدوز آواز کانوں تک پہنچکر دل میں ایک نامعلوم سی خلش پیدا کر رہی ہے۔

ہاں ایسا ہی وقت ہے۔ لیکن۔ میں کائنات کی ان حُسن آفرینیوں سے بے خبر ہوں میرے سامنے اس وقت قادیان کا نقشہ ہے۔

آہ! یہی دن تھے۔ بالکل یہی۔ جلسے کی ہنگامہ خیزیاں۔ ہزاروں لوگوں کی مختلف آوازیں ملکر ایک پُراسرار سرگوشی معلوم ہوتی تھیں۔

اور تم۔ پیاری سہیلی۔ ہاں تم ہی تو۔ جلسہ گاہ میں والنٹیر تھیں۔ تمہارے پریشان بال بے نیاز شانہ تھے۔ اور تم ایک چُست سپاہی کی طرح اِدھر سے اُدھر دوڑتی پھرتی تھیں۔ پیاری کیا تم جلسے کی کیف افزا شورشوں سے اُسی طرح لُطف اندوز ہوئیں۔ کیا تمہیں میری غیر موجودگی محسوس نہیں ہوئی۔

آہ! مگر کیوں ہونے لگی ؎

گماں مبر کہ چو تو بگذری جہاں بگذشت
ہزار شمع بکشتند و انجمن باقی ست

وہی شورشیں ہونگی وہی چہل پہل۔ لیکن میرے لئے تمہاری یاد جلسے کا خیالی نقشہ۔ جلسہ گاہ کا تصوّر رہی ہزار کیفیات بردوش ہے۔ اندھیرا ہوگیا ہے۔ میری آنکھیں اُس چراغ کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی پر گڑی ہوئی ہیں جو دُور۔ بہت دُور۔ اُفق مشرق پر اُس جگہ جہاں زمین اور آسمان ملتے ہیں۔ جل رہا ہے ہائے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا یہی منارۃ المسیح کا گیس لیمپ ہے۔ اسی کے نیچے مسجد اقصیٰ میں نمازی جمع ہوتے ہیں۔ وہ اذان ہوئی۔ مگر نہیں پیاری یہ قادیان والی اذان نہیں کیونکہ اس میں وہ مسحور کُن کشش نہیں۔ دُور سے کسی کُتّے کے بھونکنے کی آواز آرہی ہے۔ لیکن آخر کیوں مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کُتّا میاں ..... کی کوٹھی سے پرے فارم کے مالی کا کُتّا ہے۔

خیر پیاری سہیلی ؎

ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ بر کف
بہ اُمید آنکہ گاہے بہ شکار خواہی آمد

اگلے سال سہی۔ اگر موت کے بے رحم ہاتھوں نے

چین لینے دیا تو - اگلے جلسے پر سہی - ؎

پھلا پھولا رہے یارب چمن میری اُمیدوں کا
جگر کا خون دے دیکر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

مس فاطمہ محمد علی (خان بہادر)

علمی سوالات کے جوابات

جواب نمبر ۱:- چونکہ سورج کی شعاعیں پہاڑوں پر ٹیڑھی پڑتی ہیں - اس لئے پہاڑوں پر گرمی کم ہوتی ہے - اکثر امیر اور انگریز لوگ گرمی کے موسم میں - شملہ - منصوری - دارجلنگ چلے جاتے ہیں - چونکہ شملہ جو پہاڑ پر واقع ہے - گرمی کے موسم میں سرد ہوتا ہے - اور ایک بات یہ بھی ہے - کہ جوں جوں ہم سطح سمندر سے اونچے چلے جائینگے - ہوا ٹھنڈی ہوتی جائیگی - اسلئے پہاڑ جو سطح سمندر سے اونچے ہیں گرمیوں میں سرد ہوتے ہیں -

جواب نمبر ۲:- ایک کمبل زیادہ گرم نہیں ہوتا - بہ نسبت اسکے نصف موٹائی کے دو کمبل زیادہ گرم ہوتے ہیں - کیونکہ ہوا کو ایک کمبل میں داخل ہونا آسان ہے - اور دو میں آسان نہیں - اس وجہ سے کہ بدن کی حرارت اور سردی کے درمیان ہوا ایک ایسا ذریعہ ہے جو حرارت کو سرد کر دیتا ہے - یا سرد کو گرم کر دیتا ہے - اگر ہوا درمیان نہ ہو - تو چیز جو سرد ہے وہ سرد ہی رہیگی - اگر گرم ہوگی تو گرم ہی رہیگی - چونکہ اوپر کے کمبل کی بیرونی ہوا اور نچلے کمبل کی اندرونی ہوا کے درمیان کا کمبل ہوا کے تعلق کو توڑنے والا ہے - اس لئے دو کمبل اوڑھنے سے سردی کم لگے گی - جیسا کہ اس زمانہ میں ایسی بوتلیں ایجاد ہوئی ہیں - کہ جو دوہری ہوتی ہیں - یعنی ایک اندرونی حصہ بوتل کا ہوتا ہے - اور ایک بیرونی - ان دو بوتلوں کے درمیان خلا ہوتا ہے - اس خلا میں سے ہوا بذریعہ مشین نکالی ہوتی ہے - اس لئے بیرونی حرارت کا اندرونی حرارت سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے - چنانچہ جو شے اندرونی بوتل میں ہے - اگر سرد ہے - تو سرد ہی رہے گی - اگر گرم ہے - تو گرم ہی رہیگی - اگر اندرونی بوتل میں گرم چائے ڈال دی جائے - تو وہ ۲ یوم تک گرم ہی رہیگی - اگر برف ڈال دی جائے - تو دو یوم تک برف ہی رہیگی - اس وجہ سے کہ بیرونی ہوا کا تعلق ٹوٹ گیا ہے -

جواب نمبر ۳:- اس کی وجہ یہ ہے - کہ پھونک مارنے سے اور زیادہ آکسیجن آگ کے اندر داخل ہو جاتی ہے - کاربن کے ساتھ آکسیجن مل کر اور شعلہ بلند ہو جاتا ہے - اور یہی اس لئے بجھ جاتی ہے - کہ آکسیجن کی وہ تعداد جو پھونک کے اندر موجود ہے - کاربن کی اس مقدار سے جو شعلے کے اندر موجود ہے - بڑھ جاتی ہے - اور شعلے پر غالب آجاتی ہے - آکسیجن کی وہ تعداد جو پھونک لگاتے ہوئے پھونک میں موجود ہے - کاربن گیس کی اس مقدار پر جو اس وقت شعلے میں موجود ہے - اگر غالب آئیگی - تو آگ بھی بجھ جائیگی - والسلام

خاکسارہ آمنہ بیگم بنت شیخ قطب الدین صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس - از پٹیالہ

مصباحی بہنیں توسیع اشاعت مصباح میں خاص حصہ لیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

دل کا پیام

اے ایک کُن کہکر دُنیا کو عالم وجود میں لانیوالے استغفار کے سجدے قبول فرما۔ خطاؤں سے درگزر کر۔ کہ ایجاب وعفو تیرا کام ہے۔ پردہ پوشی کر۔ کہ تُو نے اپنے بندوں کو پردہ پوشی کی تعلیم دی ہے۔ اور آپ پردہ پوش ہے۔ صداقت کے سچے جذبات سے۔ محبت کی استمراری تڑپ سے۔ دل کے آئینے میں تیری جھلک۔ آنکھوں کو تیری جستجو ہو۔ دماغ تیری تلاش میں دیوانہ بنجائے۔ ہر آبادی ویرانہ میں تُو ہی تُو نظر آئے۔ پھر میں اس سے یہ سوال کروں ع

اے دِل تُو کس کی یاد میں دیوانہ بن گیا

اور جواب یہ ملے کہ جس کو تُو نے ابھی دیکھا نہیں۔ ہر شے میں۔ میں تجھے پاتی ہوں۔ پھر خبر نہیں۔ کہ ان لبوں کو یہ جرأت کیسی ہے۔ کہ بار بار یہی کہتے ہیں۔ کہ تجھے نہیں دیکھا۔ واللہ۔ تجھے نہیں دیکھا۔ کوئی طریقہ ہے؟ مجھے بتادے کہ جس سے میں تیرا رُخِ زیبا دیکھ سکوں۔ لیکن آہ! میری قسمت سیاہ ہے۔ کہاں یہ میری گنہگار آنکھیں اور کہاں وہ رُخِ پُر نور۔

ناچیز ن۔ع۔ جلیلہ از ممباسہ (افریقہ)

مصباح کے وی پی:- کئی ایک مصباحی بہنوں کو اطلاع دی جاچکی ہے کہ ان میں کئی ہیں جن کی طرف سے سنہ ۱۹۲۸ء کے پورے سال یا آخری چھ ماہ کی قیمت آنی ہے۔ کئی ایسی ہیں جنکا چندہ ختم ہو چکا ہے پس مہربانی کر کے چندہ بھجوا دیں ورنہ وی پی ہونگے۔

دلچسپ معلومات

(۱) جنگِ یورپ کے نتائج:-

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار (کلامِ مسیح موعود) والے جنگِ عظیم میں جسقدر کشت و خون ہوا اُس کا پتہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے چلتا ہے جو جرمنی اور انگلینڈ میں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی زیادتی کو ظاہر کرتے ہیں:-

(۱) جرمنی کی کُل آبادی چھ کروڑ۔ عورتوں کی زیادتی تیس لاکھ (۳۰)

(۲) انگلینڈ کی کُل آبادی چار کروڑ۔ عورتوں کی زیادتی بیس لاکھ (۲۰)

لیکن برخلاف اس کے امریکہ کی ساڑھے دس کروڑ کی آبادی میں عورتوں کے مقابلہ میں بیس لاکھ مرد زیادہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یورپ سے امریکہ جو لوگ گذشتہ سالوں میں وہاں بود و باش کی غرض سے گئے ہیں اُن میں مردوں کا عنصر غالب ہے۔ ایک حد تک یہ امر بھی اوّل الذکر ممالک میں عورتوں کی زیادتی اور آخر الذکر میں کمی کا باعث ہے۔

(۲) نقلی ریشم:-

شہر اولمپیا میں انگلستان کے نقلی ریشم کے کارخانوں کی مصنوعات کی نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے سر رابرٹ ہیوبلان نے مندرجہ ذیل اعداد و شمار پیش کیے:-

آپ نے بیان کیا کہ سنہ ۱۹۰۰ء میں تمام دنیا کی کُل نقلی ریشم کی ساخت ایک ہزار میٹرک ٹن تھی۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں آٹھ ہزار ٹن۔ لیکن سنہ ۱۹۲۰ء میں پچیس ہزار ٹن تک پہنچ گئی۔

اور آجکل ایک لاکھ چون ہزار ٹن ہے۔ دس سال پہلے انگلستان نقلی ریشم بنانیوالے ممالک میں چوتھے نمبر پر تھا لیکن آج اُس کا نمبر دوسرے درجے پر ہے اور امریکہ پہلے نمبر پر۔

اِس صنعت میں انگلستان صرف اپنی ہی ضروریات کا کفیل نہیں بلکہ ہر سال ایک کافی مقدار غیر ممالک کو بھی فروخت کے لئے روانہ کرتا ہے۔

---

(۳) کافرستان:۔

ہندوستان کے شمال مغرب اور افغانستان کے شمال مشرق میں کوہ ہندوکش کے دامن میں جو سرزمین ہے اُسے کافرستان بولتے ہیں۔ دشوار گزار گھاٹیوں اور زمین کی ناہمواری کی وجہ سے وہاں سفر کرنا ایک حد تک ناممکن ہے۔ یہ علاقہ اگرچہ ہندوستان کے ساتھ ہی ملا ہُوا ہے لیکن اس کے تفصیلی حالات سے دُنیا ابھی تک بے خبر ہی ہے۔ عرصہ ہُوا۔ گورنمنٹ ہند اس تجویز پر غور کر رہی تھی۔ کہ کچھ آدمی مقرر کیئے جائیں جو وہاں کے باشندوں کے رہنے سہنے کے طریق اُن کی زبان اور عادات سے واقفیت حاصل کریں۔ اور اپنی معلومات کو قلمبند کریں۔

اب یہ تجویز مکمّل ہو چکی ہے۔ اور آئندہ اپریل میں سیاحوں کا ایک گروہ اِس مہم کے لئے چترال بھیج دیا جائیگا۔

---

(۴) تیراکی:۔

آسٹریلیا کے ایک تیراک نے ایک میل کے فاصلہ کو اکیس منٹ اور سات سیکنڈ میں تیر کر اپنی مہارت تامّہ کا ثبوت دیا ہے۔

---

(۵) وہم پرستی:۔

شہر مدورا سے ایک عجیب و غریب واردات خودکُشی کی سُننے میں آئی ہے۔ ایک بیوہ عورت جس کی زندگی کا سہارا صرف ایک ہی اُس کا فرزند تھا۔ چیچک کے مرض سے نابینا ہو گیا۔ ماں کے لئے یہ سانحہ ناقابل برداشت تھا۔ لہٰذا بیٹے کی بینائی کو واپس لانیکے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگی۔ کسی نے کہا کہ "اگر تم رینو دیوی کو خوش کرو تو کامیابی ممکن ہے لیکن رینو دیوی کی خوشی کا راز دھکتی ہوئی آگ میں کُود کر جان دینے میں مضمر ہے۔ مرتا کیا نہ کرتا ماں بیچاری نے یہ شرط قبول کی اور ایک روز اپنے بدن پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی اور جل کر خاک ہو گئی۔

مرنے کے بعد اُس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک چٹھی ملی ہے جس میں لکھا ہے "میرے عزیز فرزند میں تیری بینائی کے لئے رینو دیوی کی بھینٹ چڑھتی ہوں۔ اور آئندہ کو وہی تیری نگہبان ہو۔"

کہتے ہیں کہ متوفیہ ایک پڑھی لکھی عورت تھی۔ مگر افسوس کہ وہم پرستی نے اُس کی تمام عقل گُم کر دی۔ لڑکا بیچارہ ایک تو پہلے ہی اندھا تھا۔ اب ماں کے گذر جانے سے اُسکی مشکلات اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ ہمارے پنجاب میں بھی وہم پرستی کیا کم ہے۔ جھاڑ پھونک کا ایک

لامتناہی سلسلہ شروع ہے)

KHILAFAT LIBRARY

(۶) حکومت پنجاب کی قابل تعریف کوششیں:-

کہا جاتا ہے کہ مشینوں کی ایجاد سے دستکاروں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ جن میں پارچہ بافوں کا نام سب سے پہلے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے اس کلیہ کو تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو یہ ہماری اپنی کاہلی اور قدامت پسندی کا نتیجہ ہے۔ مشینری کی ایجاد کا مطلب یہ تھا۔ کہ صناع و پیشہ ور لوگوں کو سہولت پہنچائی جائے۔ اور انہیں زیادہ محنت سے بچایا جائے۔ لیکن یہ تو ہے ہی نہیں کہ مشینری صناعوں کے راستہ میں روک ہے۔ بلکہ ایک بڑھئی جو اپنا سارا دن محض ایک لکڑی کے دو ٹکڑے کرنے میں خرچ کر دیتا تھا اُسے مہلت دی گئی۔ کہ وہ اپنے اس وقت کو کسی مفید اور ضروری چیز کے اختراع میں صرف کرے۔ ہاں یہ امر قابل قبول تھا کہ مشینری کو صرف مالدار پیشہ ور ہی استعمال میں لا سکتے تھے۔ لیکن سائنس کی ترقیات نے اس مشکل کو بھی حل کر دیا ہے۔ اور بڑی بڑی مشینری کے ساتھ کچھ ایسی چھوٹی چھوٹی مشینیں بھی ایجاد ہو چکی ہیں جنہیں متوسط الحال بھی استعمال میں لا سکتے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ نے جہاں دیہات کی ترقی و اصلاح کے لئے نمائشی گاڑیاں چلائی ہیں وہاں اُسکی پیشہ ور لوگوں کی بہتری کے لئے بھی کوششیں شروع ہیں۔ چنانچہ جلال پور جٹاں کے دس بافندے گورنمنٹ کے ایک نائب کی معیت میں سورت گئے ہیں۔ جہاں انہیں کپڑا بننے کے نئے اور سہل طریقوں سے واقف کیا جائیگا۔ پنجاب میں ایک لاکھ اسی ہزار بافندے آباد ہیں اور حکومت کا یہ رویہ ضرور اُن کیلئے یکساں طور پر نفع مند ثابت ہوگا۔

خاکسار ع ۔ ن از بھاؤ نگر بلرا (کاٹھیاواڑ)

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن

مندرجہ بالا عنوان خدا کا کلام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ۱۹۰۶ء میں نازل ہوا۔ اِس سال تمام قوموں تمام ملکوں نے یک زبان مان لیا کہ اس سال نہایت شدت کی سردی پڑی ہے۔ اسی کے ساتھ ایک اور الہام بھی تھا:-

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

جس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ نشان قدرت پھر دنیا دیکھیگی جو اپنی شان میں پہلے سے بھی بڑھ کر ہوگا۔ چنانچہ اب کے سال آغاز موسم بہار میں جو شدت کی سردی پڑی ہے۔ اسے کیا ہندوستان کیا یورپ سب ملکوں میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور یہ اعتراف بھی موجود ہے کہ یہ سب کچھ غیر معمولی ہے اس کا غیر معمولی ہونا ہی خدا تعالیٰ کی قدرت اور اُس کے مامور صادق کی صداقت کا نشان ہے۔ مندرجہ ذیل تازہ اقتباسات اخبارات کے ملاحظہ ہوں:-

ہندوستان میں غیر معمولی سردی

کراچی ۳ فروری ۔ یہاں اسوقت بھی نہایت شدید سردی پڑ رہی ہے چنانچہ کراچی میں مقیاس الحرارت میں سردی ۴۳ ڈگری پر ہے کوئٹہ سردی کے سبب سے کئی اموات ہوئی ہیں جو لاہور کی ڈاک گاڑی میں پیش آئیں ۔ ایسی شدت کی سردی موجودہ نسل میں نہیں پڑی ہے:

سردی کی شدت

بمبئی ۶ فروری - ہندوستان کے تمام شہروں سے شدت سردی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں - کراچی میں موت کی گرم بازاری ہے - ناسک کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے گوداوری کے نیچے لستہ ہوگیا - لاہور سے جو ڈاک گاڑیاں کراچی جاتی ہیں ان میں مسافر شدت سرما سے برابر مر رہے ہیں - سورت میں ایسی سردی کبھی نہیں پڑی تھی -

کپاس کی فصل بالکل برباد ہو گئی - غریب طبقوں کے باشندے بکثرت موت کا شکار ہو رہے ہیں - ٹمپریچر ۳۰ ڈگری تک پہنچ گیا ہے - جبلپور میں ٹمپریچر ۳۳ ڈگری تک پہنچ گیا ہے - سرد ہوائیں برابر چل رہی ہیں - موسم کے ماہرین کا خیال ہے کہ ابھی ایک ہفتہ اور ایسی ہی سردی رہیگی ؛ (حقیقت لکھنؤ جلد ۹ نمبر ۵)

دھرم شالہ میں باران برف

دھرمشالہ (لاہور) ۵ فروری - آج یہاں پر خوب زور کی برف پڑی جو کہ پچھلے دس سال سے کبھی نہیں پڑی - گاڑیوں کی آمد و رفت بند کرنی پڑی اور ڈاک قلیوں کے ذریعہ سے پہنچائی گئی کل برف ڈیڑھ انچ پڑی ؛ (تیج)

یورپ میں قیامت خیز سردی

لنڈن ۴ فروری - تمام یورپ میں اتنی شدید سردی پڑ رہی ہے - کہ کسی موجودہ انسان کی زندگی میں نہ پڑی ہوگی - ریوٹر اور یونان میں بہت زیادہ برف گری ہے - اٹلی و زیکو فلوڈلفیا میں بے نظیر سردی پڑ رہی ہے -

قسطنطنیہ میں ۴۸ گھنٹے سے ہوا کا طوفان اتنی تیزی سے چل رہا ہے - کہ کھیت برف سے دب گئے ہیں اور تین یوم سے ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہے - شہر کا نصف ذخیرہ آب منجمد ہوگیا ہے ؛ (تیج)

آریہ اخبار تیج دہلی "سردی کی عالمگیر شدت" کے عنوان سے مندرجہ ذیل نوٹ لکھتا ہے :-

غیر ممالک کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سردی کی غیر معمولی شدت ہندوستان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کا اثر سارے یورپ اور وسط ایشیا تک پہنچا ہوا ہے چنانچہ ریوٹر کا بیان ہے کہ اٹلی - یونان - ترکی - زیکو فلوڈلفیا وغیرہ ممالک میں آجتک کبھی اتنی سخت سردی نہیں پڑی - قسطنطنیہ میں تو یہ حالت ہوگئی ہے کہ ٹریم کاریں برف کے نیچے دب گئی ہیں - ریلیں کئی روز سے بند پڑی ہیں - اور پینے کا پانی تک جم گیا ہے - جسکی وجہ سے شہر کے لوگوں کو سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے - اسی طرح چین کی اطلاع مظہر ہے کہ وہاں پر بھی اتنی زیادہ سردی پڑی ہے کہ بہت سے لوگ اسکی وجہ سے موت کا شکار ہوگئے ہیں اتنے ممالک میں ایک ساتھ سردی کی شدت ہونا ایک غیر معمولی بات ہے - دیکھئے موسمی تغیر و تبدل کے اسباب کی جانچ کرنے والا محکمہ اس کے متعلق کیا رائے ظاہر کرتا ہے ؟

بچپن کی یاد

آہ ! اے بچپن !! دین و دنیا کے بے فکر و انسانی زندگی کے خوشنما زمانے - اے بچھڑے ہوئے مونس تجھے کیا معلوم کہ میرا دل تیرے ہاں صرف تیرے لئے کتنا بے چین ہے - بار بار تیری تصویر میری آنکھوں کے سامنے ایک ایسا نقشہ کھڑا کر دیتی ہے جسے میں کتنی بھی کوشش کروں اپنے تخیل سے دور نہیں پھینک سکتی - دنیا میں شائد ہی ایسا بشر ہوگا - جو تیری ناپائیدار لذت کے

جلد جدا ہو جانے کے صدمے سے واقف نہ ہو۔ آہ! اے دفا مونس۔ صرف اتنا بتا دے کہ وداع مفارقت دیکر کس بن کس غار۔ کس صحرا میں رُوپوش ہے کہ جتنی تلاش میں سرگرداں پھریں سوائے مایوسی و افسردگی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے ؎

یاد بچپن کی جوانی میں اگر آتی ہے
دل سے بے ساختہ اِک آہ نکل جاتی ہے

خاکسار ایف۔ کے از جھنگ سٹی

۲۔ مجھے بادام کی انگریزی مٹھائی بنانے کی ترکیب مطلوب ہے کوئی تجربہ کار بہن بذریعہ مصباح لکھکر مشکور فرمائیں ؛

خاکسار ایف۔ کے

لنڈن مشن کی امداد

جھنگ — پائی آنہ روپے

اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد حسین ہیڈ کلرک ۵-۰-۰

اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام حسین صاحب ۴-۰-۰

محمودہ خانم دختر " " ۸-۰

امۃ الحفیظ خانم " " ۸-۰

دختر حکیم محمد عظیم صاحب ۲-۰-۰

مسمات اللہ جوائی صاحبہ ۱-۰-۰

اہلیہ صاحبہ منشی مولا بخش صاحب ۱-۰-۰

" حکیم محمد عظیم صاحب ۱-۰-۰

ہاجرہ مرحومہ دختر " " ۸-۰

اللہ وسائی " " ۱-۰-۰

امۃ الحمید خانم ۴-۰

اہلیہ صاحبہ ماسٹر اللہ دتا صاحب ۴-۰

اہلیہ صاحبہ ماسٹر اللہ دتا صاحب ۴-۰

خاکسارہ ایف۔ کے ۱-۰-۰

دختر میاں کریم بخش مرحوم ۸-۰

اہلیہ صاحبہ منشی خدا بخش مرحوم ۴-۰

" میاں رمضان علی صاحب ۱-۰-۰

" میاں اللہ بخش صاحب احمدی ۱-۰-۰

" میاں محمد بخش صاحب حکیم ۱-۰-۰

کُل میزان ۲۲-۰-۰

خاکسار ایف۔ کے

امراؤتی — پائی آنہ روپے

میری اہلیہ ۲-۰-۰

میری بڑی بیٹی امۃ السلام بیگم ۳-۰-۰

میری منجلی بیٹی امۃ الرحیم بیگم ۲-۰-۰

میری *چھوٹی بیٹی بشریٰ بیگم ۳-۰-۰

۱۰-۰-۰

* افسوس ہے۔ کہ میری اس بچی کا یکایک ناگہانی طور پر سنیچر کے دن بتاریخ ۲ فروری انتقال ہو گیا ہے۔

یہ روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیجدیا ہے ؛

۴ فروری ۱۹۲۹ء

خاکسار خیر الدین از امراؤتی کیمپ

معمہ حل طلب :- ایک شخص کے چار بیٹے تھے اس نے اپنے بیٹوں کو اس طرح پان برائے فروخت دیئے ایک لڑکے کو (۱۰۰ عدد) - دوسرے لڑکے کو - تیسرے لڑکے کو (۵۰) اور چوتھے لڑکے کو (۳۰) اور یہ تاکید کر دی کہ تم سب ایک ہی نرخ پر فروخت کرنا اور برابر ہی پیسے لانا بہنیں حل کریں کہ کس نرخ پر فروخت کریں کہ سب کے برابر پیسے ہو جائیں ؛ خاکسار لیاقت رحمانی - بلب گڑھ

KHILAFAT LIBRARY

روئیداد جلسہ ماہ جنوری ۱۹۲۹ء

لجنہ اماء اللہ کا ماہواری اجلاس بر مکان جناب محمد اکبر علی صاحب انجینیر۔ وقت معینہ پر دن کے ۲ بجے شروع ہوا۔ پہلے والدہ لطیف احمد صاحب نے تلاوت قرآن شریف کی۔ اسکے بعد حمد باری تعالیٰ اور نعتیں لڑکیوں نے پڑھیں۔ خاکسارہ نے بقیہ ۲ صفحے کشتی نوح کے سنائے۔ اور وہ ختم ہو گئی۔ پھر ایک رکوع سورۃ البقر کا درس دیا۔ آمنہ بیگم نے قواعد لجنہ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے فرمائے ہیں پڑھکر سنائے۔ لیاقت زمانی بیگم نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مضمون سنایا۔ اہلیہ شفیع احمد صاحب نے خاتم النبیینؐ پر لیکچر دیا۔ اہلیہ شیخ عبد الحمید صاحب نے والعصر کی تفسیر بیان کی۔ پھر پریذیڈنٹ صاحبہ نے اپنا مضمون سنایا جو ترغیب تبلیغ پر تھا۔ بعد میں صوفی غلام احمد صاحب نے پندرہ منٹ تک بہنوں کو نصیحتیں فرمائیں۔ چندہ ماہواری جمع ہونیکے بعد اہلیہ صاحبہ محمد اکبر علی صاحب نے چائے کی دعوت دی۔ شام کے ۶ بجے جلسہ برخواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس لجنہ کی ترقی فرمائے۔ آمین ؏

اے ایم شمیم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

انتقال پر ملال

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت بابو روشن دین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ ایک تھوڑا عرصہ بیمار رہ کر ۲۳ / جنوری ۱۹۲۹ء کو اپنے حقیقی مالک کو جاملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات کی خبر میری طرح جہاں کہیں بھی سنی جائیگی ناگہانی اثر پیدا کریگی۔ کیونکہ ابھی چند روز پہلے آپ کا ایک خط میرے نام آیا تھا۔ اور یہ خیال بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ آپکی طرف سے دوسری اطلاع ایسی غمناک ہوگی۔

آپ بڑے خوبیوں کے انسان تھے اور آپکی وفات کی وجہ سے سیالکوٹی بھائیوں و بہنوں کو خصوصاً اور تمام سلسلہ کو عموماً بہت صدمہ ہوا ہوگا۔ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کو جن ایام میں مولوی فیض الدین صاحب و منشی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم و مغفور کی وفات سے ناقابل برداشت نقصان پہنچا تھا تو مرحوم نے جماعت مذکور کی روایات کو برقرار رکھنے کی کوشش کی اور واقفکاروں کو معلوم ہوگا کہ آپ نے کس طرح سے اپنے اس فرض کو نبھایا۔

ویسے تو آپکی زندگی کا ہر لمحہ دین متین کی خدمت میں گذرتا تھا۔ لیکن خاص طور پر جماعت کی تعلیم و تربیت میں جو آپنے قابل رشک کوششیں فرمائیں وہ آپکا ہی حصہ تھیں۔ احمدیہ گرلز سکول۔ عام لائبریری و احمدیہ ریڈنگ روم و مہمان خانہ کا قیام آپ کے ہی وقت میں ہوا۔ اور یہ نشانات جماعت کی تاریخ میں آپکو ہمیشہ زندہ رکھینگے۔ گاہے قرآن کریم کا درس بھی فرمایا کرتے تھے۔ اور احمدی لڑکیوں کو انگریزی بھی پڑھایا کرتے تھے۔ آپکو کتب و لٹریچر سلسلہ کا بہت شوق تھا۔ اور مطالعہ ہمیشہ جاری رہتا۔ مرحوم کی وفات کی خبر سن کر جو ملال مجھکو اس پردیس میں ہوا ہے وہ بیان سے باہر ہے لہٰذا تمام احمدی بہنو اور بھائیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مرحوم کے لئے

دُعائے مغفرت کرنے میں میرے ساتھ شرکت اختیار کریں آپ کی لاش ۷ فروری کو مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئی۔

والسلام

ع۔ن سیالکوٹی از بھاونگر کاٹھیاواڑ

لجنہ حیدرآباد کی مساعئ جمیلہ

میری واجب الاحترام بہنو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اُس نے ایک مدت دراز کے بعد پھر ہم کو ملنے کی توفیق عطا کی خدا کرے کہ ہمارا یہ اجتماع ہمیشہ ترقی پر ہو جس کو آنیوالی نسلیں فخر سے یاد کریں۔ میری بہنو! غالباً آپ سب اس امر سے واقف نہ ہونگی کہ سلسلہ احمدیہ کے چند حاسدوں نے ہمارے امام ایدہ اللہ بنصرہ اور ہمارے مخلص بھائیوں پر یہ اتہام لگایا ہے کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ کے مرد سلسلہ کے کاموں کیلئے چندہ دیتے دیتے تھک گئے ہیں اور اپنے امام سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں خدا وہ دن نہ دکھلائے کہ ہم اسکے مصداق بن جائیں اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت ربانی کے ماتحت ان حاسدوں کو دُنیا کے آگے ذلیل کرنے کیلئے جماعت احمدیہ کی ترقی کا نیا سامان پیدا کیا ہے خدا کرے کہ وہ مبارک ہو۔ اس نادان معترض کو جو ہمارے مردوں پر تھکاوٹ کا الزام لگا رہا ہے آج اللہ پاک کے فضل و کرم کے ساتھ اسکے آگے ہم کمزور عورتوں کو اخلاص کا ایک بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ پس ہر ایک بہن کا کام ہے کہ وہ اسوقت سبقت سے کام لیکر انصاف پسند دُنیا کے آگے اپنے اعلیٰ اخلاص کا ایک عمدہ نمونہ پیش کرے +

میری عزیز بہنو! غالباً آپکو یاد ہوگا کہ چند سال قبل بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ ہم عورتوں کے چندے سے ایک مسجد بمقام لنڈن تیار کی گئی تھی جسکے نیک نتائج کو آج دنیا تسلیم کر رہی ہے حق کے پیاسے اسکی طرف جوق در جوق آرہے ہیں لازمی ہے کہ اسوقت انکی خبرگیری کیجائے +

بزرگ بی بیو! کیا کوئی دانشمند عالی اس بات کو تسلیم کریگا کہ کوشش و مصیبت سے جو باغ طیار کیا گیا ہو اور جس وقت باغ پوری شادابی پر ہو اور اسکو پھل پھول لگنے والے ہوں تو اسکی نگہداشت اور اسکی آبپاشی سے بیخبر ہو جائے پس ہم کو چاہیئے کہ اپنے کام کو سمجھیں تاکہیں ایسا نہ ہووے کہ وہ چیز جسکو ہم نے بڑی محنتوں سے طیار کیا ہے ذرا سی غفلت سے پائمال ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہماری جگہ اپنے دوسرے بندوں کو لا کھڑا کرے اور ہم اس ثواب کے وہ مستحق سمجھے جائیں سو اب ہمارے لئے وقت آگیا ہے کہ ہم اسکی نگہداشت کے لئے طیار ہو جائیں اور اس سال کم مبلغ نو ہزار روپیہ جمع کریں +

پیاری بہنو! یہ ہمارے لئے کوئی بڑی بات نہیں جس جماعت کے مرد عورت بچے بوڑھے اپنے امام کے آگے اپنا مال حتیٰ کہ جانیں پیش کر چکے ہوں اسکے لئے یہ کوئی مشکل امر نہیں پس ہم کو چاہیئے کہ اسوقت انشراح صدر سے کام لیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کچھ بھی ہم کو توفیق ہو اسکے دینے سے دریغ نہ کریں میں نے ابھی آپ سب کو پڑھکر سنایا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی دینے سے شرم نہ کریں +

پھر اسکے بعد یہ عرض ہے کہ میری بہنوں اور بزرگ بی بیوں کو یہ بخوبی معلوم ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی منجملہ دیگر اغراض و مقاصد کے

ایک غرض بنی نوع انسان کا باہمی میل و ملاپ اور رشتہ اخوت کا قائم کرنا بھی ہے افسوس کہ بعض مجبوریوں کے ماتحت دکن کی بہنیں تھوڑی مدت اس فرض سے غافل رہیں۔ آج اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے وہ دن آگیا ہے کہ ہم آپس میں مل جل کر اپنی محبت کو مضبوط و مستحکم بنائیں ؛

پیاری بہنو! یہاں اگرچہ کئی سال قبل سے ہمارے حیدرآباد میں لجنۃ اماء اللہ (یہ پیارا نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے تجویز فرمایا ہے) قائم ہے لیکن ممبرات کی بے توجہی کے باعث لجنہ برائے نام رہ گئی ہے۔ مگر اب پھر بتوفیق الہٰی ہم اسکی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا اب ہم کو استقلال کے ساتھ روز بروز ترقی کرنی چاہیئے؛

پیاری بہنو! کیا ہم سلسلہ احمدیہ میں اسی لئے داخل ہوئی تھیں کہ ہمارے مرد احمدی ہیں یا ہمارے بھائی احمدی ہیں یا ہمارے باپ احمدی ہیں۔ یا ہمارا اپنا احمدی کہلانا کافی ہے نہیں نہیں میری بہنو! تقویٰ طہارت عبادت حق تعالےٰ زکوٰۃ فریضہ کے علاوہ باہمی میل و ملاقات اخلاص و محبت بھی ہمارے لئے لازمی امر ہے۔ پس اسکے لئے ہمارا اجتماع نہایت ضروری ہے مگر یہ سب ہمارے اخلاص و توجہ پر منحصر ہے اب میں چندے کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں ؛

پیاری بہنو! تو اسکے لئے تو ہر کام میں سبقت چاہیئے اللہ تعالےٰ کا پیارا ارشاد ہے کہ مومن جنت میں جائینگے مگر ایک مومن وہ بھی ہوگا جسکے نزدیک جنت خود چلتی آئیگی۔ پس ہم کو بھی اسکے مطابق بن جانا چاہیئے ؛

میری بزرگ بہنو! اللہ تعالیٰ کے خزانے وسیع ہیں ہمارے چند پیسوں کی اسے چنداں ضرورت نہیں یہ تو صرف ہمارے اپنے نفع کے لئے ہے۔ کیا ہم اپنا مال اپنا زیور اپنے عزیز کپڑے ایک ایسے مضبوط مستحکم بنک میں رکھنے سے دریغ کرینگے جہاں کسی چور کا کھٹکا نہیں کسی شئے کے خراب ہونیکا اندیشہ نہیں سلسلہ کے بزرگ مولانا گوہر صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے

راہ خدا میں دینا دینا نہیں ہے لینا
پھر خرچ کرنے والا نادار کس طرح ہو

آج ہمارے لئے یہ نہایت ہی زریں موقعہ ہے کہ ہم چند پیسوں کے عوض جنت کے وارث بن جائیں پس مبارک ہے وہ بہن جو اس موقعت کو غنیمت جانے۔

میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم آپس میں محبت و اخلاص سے ملیں۔ ہمارا ہر ایک کام نیک نیتی پر منحصر ہو ہم جو کچھ بھی کریں اپنے نفس کیلئے نہیں بلکہ اسکے دین کیلئے ہو۔ ہم دنیا و آخرت میں سابقات کے مصداق بن جائیں پھر ہم اپنے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہر آواز پر لبیک کہنے والیوں میں سے ہو جائیں اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ آمین۔ والسلام

سلیمہ بیگم اسسٹنٹ سکرٹری لجنہ حیدرآباد دکن

روزوں کے چھوٹے فوائد

اوّل روزہ دار کو روزی کی قدر آتی ہے۔ دوم روزہ جسمانی تندرستی کے لئے بیحد مفید ہے کیونکہ اس سے ردّی رطوبتیں جن سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہیں خشک ہو جاتی ہیں۔ سوم روزہ میں لوگوں کی روزیاں زیادہ ہوتی ہیں اور عام لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ چہارم رات کو لوگ نماز قیام رمضان میں قرآن مجید پڑھتے ہیں اور اس سے لوگوں کو قرآن حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور خدا کا وہ وعدہ جو اس نے کلام پاک کو محفوظ رکھنے کا

KHILAFAT LIBRARY

فرمایا ہے پورا ہوتا ہے۔ پنجم روزہ سے انسان صابر و قناعت پسند بنتا ہے۔ ششم روزہ سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ روزہ دار کو ان مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبت کا اندازہ ہو سکتا ہے جن کو پیٹ بھر کر کھانا میسر نہیں ہوتا۔

خدا تعالیٰ اس مقدس و مفید فرض کی ادائگی کی ہم کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

امۃ الحفیظ بیگم از مانڈلے اپر برما

امۃ الحی مرحومہ کا نکاح

میں کل کا مصباح پڑھ رہا تھا کہ اس میں کسی بہن کی تجویز موجودہ امۃ الحی صاحبہ کے سوانح کے متعلق نظر سے گذری اسوقت مجھے عزیزہ مرحومہ کے متعلق ایک قصہ یاد آیا اور میں نے مناسب سمجھا کہ بہتر ہوگا اگر وہ واقعہ تحریر میں آجائے۔ سالہا سال کا ذکر ہے۔ اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے کہ ایک دن حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اپنے مطب میں بیٹھے تھے۔ میں بھی حاضر تھا۔ اتنے میں ایک شخص نے اپنی لڑکی کے رشتہ کے متعلق حضرت مولوی صاحبؓ سے عرض کیا۔ مولوی صاحبؓ فرمانے لگے کہ "لوگ ہم سے اپنی لڑکیوں کے ناطہ رشتہ کی بابت درخواست کرتے ہیں۔ پھر ہم جب کوئی رشتہ تجویز کرتے ہیں تو سو عیب نکالتے ہیں۔ کبھی ذات کا نقص کبھی عمر کا کبھی دولت اور جائداد کا کچھ مدت ہوئی کہ ایک بڑے مخلص نے اپنی لڑکی کے رشتہ کی بابت حضرت مسیح موعودؑ کو کہا اور بار بار کہا اس پر حضرت صاحبؑ نے ایک رشتہ ان کی لڑکی کے لئے تجویز کیا مگر وہ لوگ سنتے ہی بڑے برافروختہ ہوئے کہ ہیں بھلا اس شخص کی ہماری لڑکی سے کیا مناسبت۔ اور صاف انکار کر دیا۔ حضرت صاحبؑ کو بھی انکی اس بات کا رنج ہوا۔ چنانچہ آپنے بھی آئندہ سے ایسی مداخلت اور تجویز سے انکار فرمالیا ہے۔ اب بتاؤ ہم کس منہ سے اور کس امید پر لوگوں کیلئے رشتہ تلاش کریں" اسی گفتگو کے اثنا میں امۃ الحی مرحومہ جنکی عمر اسوقت ۲ یا ۳ سال کی ہوگی کھیلتے کھیلتے اسی مطب کے سامنے سے گذریں۔ حضرت مولوی صاحبؓ انکی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ "دیکھو یہ میری لڑکی ہے اگر مرزا کہے کہ نورالدین تو اس کا نہالی کے لڑکے سے نکاح کر دے تو میں بلا پس و پیش فوراً اسی وقت بخوشی یہ کام کر دوں" (نہالی حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کی مہترانی تھی اور اب بھی زندہ ہے)

حضرت مولوی صاحبؓ کے اس پُرجوش اور اخلاص سے بھرے ہوئے کلام کا حاضرین پر بڑا اثر ہوا۔ غالباً ہم ۳-۴ آدمی وہاں بیٹھے تھے۔ اور میرے دل نے اسی وقت گواہی دی کہ یہ لڑکی اب کسی معمولی انسان سے نہیں بیاہی جا سکتی ؛

(ڈاکٹر سید) محمد اسمٰعیل (صاحب)

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ پھیرو چیچی میں تشریف رکھتے ہیں۔ ماہ رمضان منگل سے شروع ہے۔ قیام رمضان کا انتظام بھی کل مساجد میں کر دیا گیا ہے۔ اور درس القرآن بھی نماز ظہر کے بعد ہوا کریگا۔ ✻ دارالامان میں پہلے روز وقت افطار ۱۵-۶ ہے اور وقت سحر ۴۵-۵ ہے۔ مختلف شہروں کے طلوع و غروب میں فرق ہوتا ہے۔ ✻ درس دینے والے مولانا محمد سرور صاحب و صوفی غلام محمد صاحب ماریشس

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)